Chapter 21 سورۃ الانبیآء The Prophets

آیات 112

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اللہ کے نام سے جو سنورنے والوں کی مرحلہ وار اور قدم بہ قدم مدد و رہنمائی کرتے ہوئے انہیں ان کے کمال تک لے جانے والا ہے (وہ یہ آگاہی دے رہا ہے کہ)!

اِقۡتَرَبَ لِلنَّاسِ حِسَابُہُمۡ وَ ہُمۡ فِیۡ غَفۡلَۃٍ مُّعۡرِضُوۡنَ ۚ﴿۱﴾

1- انسان (جو کچھ کرتا آرہا ہے) اس کے نتائج سامنے آنے کا وقت قریب آپہنچا ہے مگر وہ ابھی تک غفلت میں پڑا ہوا ہے اور (حقائق سے) منہ موڑے ہوئے ہے۔

مَا یَاۡتِیۡہِمۡ مِّنۡ ذِکۡرٍ مِّنۡ رَّبِّہِمۡ مُّحۡدَثٍ اِلَّا اسۡتَمَعُوۡہُ وَ ہُمۡ یَلۡعَبُوۡنَ ۙ﴿۲﴾

2- (اور انسانوں کی حالت یہ ہے کہ) ان کی طرف ان کے رب کی جانب سے جب بھی کوئی نئی سبق آموز آگاہی آئی ہے تو وہ (اس پر کبھی سنجیدگی سے غور نہیں کرتے) اور اسے محض تفریحاً سنتے رہے ہیں۔

لَاہِیَۃً قُلُوۡبُہُمۡ ؕ وَ اَسَرُّوا النَّجۡوَی ٭ۖ الَّذِیۡنَ ظَلَمُوۡا ٭ۖ ہَلۡ ہٰذَاۤ اِلَّا بَشَرٌ مِّثۡلُکُمۡ ۚ اَفَتَاۡتُوۡنَ السِّحۡرَ وَ اَنۡتُمۡ تُبۡصِرُوۡنَ ﴿۳﴾

3- (حالانکہ حقائق ان کے سامنے ہوتے ہیں مگر) ان کے قلب غفلت میں پڑے رہتے ہیں اور وہ لوگ جو انسانوں پر زیادتیاں، بے انصافیاں اور جبر و تشدد کرنے والے ہیں وہ چپکے چپکے آپس میں سرگوشیاں کرتے ہیں (کہ یہ محمدؐ جنہیں رسولؐ کہا جاتا ہے) کیا ہیں؟ یہ سوائے تمہاری طرح ایک بشر ہونے کے (اور کچھ نہیں ہیں)۔ کیا تم اس لئے وہاں جاتے ہو (کہ اس کی باتیں سنو) اور تم سب کچھ دیکھتے ہوئے بھی اس کے جادو میں آجاتے ہو۔

قٰلَ رَبِّیۡ یَعۡلَمُ الۡقَوۡلَ فِی السَّمَآءِ وَ الۡاَرۡضِ ۫ وَ ہُوَ السَّمِیۡعُ الۡعَلِیۡمُ ﴿۴﴾

4- (اور مخالفین یہ بھی کہتے ہیں کہ ان کا رسولؐ ان سے) کہتا ہے (کہ جو کچھ میں تمہارے سامنے پیش کرتا ہوں یہ اس اللہ کی طرف سے ہے جو) میرا رب ہے اور جو ہر اس بات کو جانتا ہے جو آسمان و زمین میں ہوتی ہے کیونکہ وہ سب کچھ سننے والا ہے اور سب کچھ جاننے والا ہے۔

بَلۡ قَالُوۡۤا اَضۡغَاثُ اَحۡلَامٍۭ بَلِ افۡتَرٰىہُ بَلۡ ہُوَ شَاعِرٌ ۚۖ فَلۡیَاۡتِنَا بِاٰیَۃٍ کَمَاۤ اُرۡسِلَ الۡاَوَّلُوۡنَ ﴿۵﴾

5- بلکہ وہ (یعنی مخالفین) یہ کہتے ہیں کہ (یہ تو محمدؐ کے اپنے ہی) پریشان خواب ہیں (جو اسے وحی بن کر دکھائی دیتے ہیں۔ یہ کچھ اس سے بھی آگے بڑھتے ہیں اور کہتے ہیں! نہیں بلکہ یہ) باتیں تو (اس شخص نے) خود گھڑ لی ہیں اور اللہ سے منسوب کردی ہیں۔ (اور بعض کہتے ہیں، نہیں) بلکہ یہ تو ایک شاعر ہے (جو اپنے وجدان کو اللہ کی وحی سمجھتا ہے)۔ اور اگر یہ (واقعی اللہ کا رسولؐ ہے تو جس طرح ہم سنتے ہیں کہ) پہلے رسولوں کو (معجزات دیے گئے تھے) تو یہ بھی اسی طرح ہمارے پاس کوئی معجزہ لے آئے۔

مَآ اٰمَنَتْ قَبْلَهُمْ مِّنْ قَرْيَةٍ اَهْلَكْنٰهَا ۚ اَفَهُمْ يُؤْمِنُوْنَ ﴿٦﴾

6- (مگر اے رسولؐ! یہ باتیں جو ان لوگوں کی طرف سے ہورہی ہیں، کچھ نئی نہیں ہیں)۔ ان سے پہلے جتنی بستیوں کو ہم نے ہلاک کرڈالا (ان کی ضد اور سرکشی کا بھی یہی عالم تھا۔ ہلاکت ان کے دروازوں پر دستک دیتی لیکن وہ اس پر بھی) ایمان نہیں لاتے تھے۔ (اور اگر یہ بھی انہی کی طرح ضد پر اڑے رہے اور ہلاکت ان کے سامنے آجائے تو) کیا یہ ایمان لے آئیں گے یعنی کیا یہ نازل کردہ سچائیوں اور احکام وقوانین کو تسلیم کرکے اطمینان و بےخوفی کی راہ اختیار کرلیں گے؟

وَمَآ اَرْسَلْنَا قَبْلَكَ اِلَّا رِجَالًا نُّوْحِيْٓ اِلَيْهِمْ فَسْــَٔلُوْٓا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿٧﴾

7- اور (رہا ان کا یہ کہنا کہ یہ رسولؐ ہماری طرح کا ایک انسان ہے تو اے رسولؐ! ان سے کہہ دو کہ) ہم نے اس سے پہلے بھی جو رسول بھیجے تھے وہ آدمی ہی تھے اور ہم ان کی طرف وحی کیا کرتے تھے۔ اگر تمہیں اس کا علم نہ ہو تو ان لوگوں سے دریافت کرلو (جنہیں اس سے پہلے) ذکر (یعنی نازل کردہ کتاب عطا کی جاچکی ہے)۔

وَمَا جَعَلْنٰهُمْ جَسَدًا لَّا يَاْكُلُوْنَ الطَّعَامَ وَمَا كَانُوْا خٰلِدِيْنَ ﴿٨﴾

8- اور (یہ حقیقت ہے کہ وہ سارے کے سارے رسول انسان ہی تھے۔ کیونکہ) نہ تو ان کے جسم ہم نے ایسے بنائے تھے کہ وہ کھانا نہ کھاتے ہوں اور نہ ہی وہ ہمیشہ رہنے والے تھے۔

ثُمَّ صَدَقْنٰهُمُ الْوَعْدَ فَاَنْجَيْنٰهُمْ وَمَنْ نَّشَآءُ وَاَهْلَكْنَا الْمُسْرِفِيْنَ ﴿٩﴾

9- پھر ہم نے (ان رسولوں کے ہاتھوں) ان لوگوں کو اپنا وعدہ سچا کر دکھایا (جس کے بارے میں انہیں آگاہی دی جاتی تھی کہ آنے والی ہلاکت سے بچ جاؤ۔ پھر ان کے رویّوں کے پیشِ نظر) ہم نے انہیں اور جس جس کو مناسب سمجھا بچالیا۔ لیکن وہ جو حد سے بڑھ جانے والے تھے انہیں ہم نے ہلاک کرڈالا۔

لَقَدْ اَنْزَلْنَآ اِلَيْكُمْ كِتٰبًا فِيْهِ ذِكْرُكُمْ ۭ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿١٠﴾ ع 1/10/1

10- (لہٰذا، ان سے کہو! کہ اسی مقصد کے لئے) بلاشک وشبہ ہم نے تمہاری طرف ایسی کتاب یعنی ایسا ضابطۂ احکام و

قوانین نازل کیا ہے جس میں تمہارے لئے سبق آموز آگاہی ہے۔ لیکن پھر بھی کیا تم عقل سے کام نہیں لیتے ہو(کہ یہ تمہیں خوشگواریاں اور سرفرازیاں عطا کرنے کے لئے دیا گیا ہے)۔

وَكَمْ قَصَمْنَا مِنْ قَرْيَةٍ كَانَتْ ظَالِمَةً وَّاَنْشَاْنَا بَعْدَهَا قَوْمًا اٰخَرِيْنَ ﴿۱۱﴾

11-اور(یادرکھو! اگرتم اس کتاب کے مطابق چلو گے تو سرفرازیوں کے حق دار ہو سکتے ہو ورنہ تم سے پہلے) ہم نے کتنی ہی قوموں کو ہلاک کر ڈالا کیونکہ وہ انسانوں کے حقوق کو کم کرنے یا ان سے انکار کر کے جبر وتشدد اور زیادتی و بے انصافی کرنے کی مجرم ہوتی تھیں۔ اور پھر ان کے بعد ہم دوسری قوموں کو بتدریج آگے بڑھاتے چلے گئے۔

فَلَمَّآ اَحَسُّوْا بَاْسَنَآ اِذَا هُمْ مِّنْهَا يَرْكُضُوْنَ ﴿۱۲﴾

12-(لیکن قوت وعروج حاصل کر لینے کے بعد انہوں نے بھی زیادتیاں کرنی شروع کر دیں اور وہ رسولوں کی آواز کو سنا ان سنا کر دیتے تھے) حتی کہ جب انہوں نے (اپنے اعمال کے نتائج کو) ہمارے عذاب (کی شکل میں) آتا محسوس کیا تو پھر وہ اس سے لگے بھاگنے۔

لَا تَرْكُضُوْا وَارْجِعُوْٓا اِلٰى مَآ اُتْرِفْتُمْ فِيْهِ وَمَسٰكِنِكُمْ لَعَلَّكُمْ تُسْئَلُوْنَ ﴿۱۳﴾

13-(لیکن اس وقت بھاگنے کا کونسا موقع تھا کیونکہ اس وقت تو وہ اللہ کے ضابطۂ قوانین کی گرفت میں آچکے تھے اس لئے ان سے کہہ دیا گیا) کہ مت بھاگو! اور لوٹ جاؤ اسی طرف جہاں تمہیں آسائشیں دی گئی تھی اور اپنے ان گھروں کی طرف (پلٹو جن کی وجہ سے تم تکبر کیا کرتے تھے اور اپنے آپ کو محفوظ سمجھا کرتے تھے، وہاں چلو) تاکہ تم سے پوچھا جائے (کہ یہ سب کچھ تمہیں جس اللہ نے عطا کر رکھا تھا تو کیوں نہ اس کے احکام وقوانین کی اطاعت کی)۔

قَالُوْا يٰوَيْلَنَآ اِنَّا كُنَّا ظٰلِمِيْنَ ﴿۱۴﴾

14-تب وہ بڑے افسوس و پچھتاوے کے ساتھ (حقیقت کا اعتراف کرتے ہوئے) کہہ اٹھیں گے! کہ بلاشبہ ہم انسانوں کے حقوق سے انکار کرنے، جبر وتشدد کرنے اور زیادتی و بے انصافی کرنے کے مجرم تھے۔

فَمَا زَالَتْ تِّلْكَ دَعْوٰىهُمْ حَتّٰى جَعَلْنٰهُمْ حَصِيْدًا خٰمِدِيْنَ ﴿۱۵﴾

15- مگر (جب نتائج سامنے آجائیں تو افسوس کا کیا فائدہ)۔ چنانچہ وہ چلاتے رہے (کہ جو زیادتیاں اور بے انصافیاں انہوں نے کی ہیں ان پر انہیں بے حد افسوس ہے) لیکن ہم نے انہیں کٹی ہوئی کھیتی کی طرح بے حس وحرکت کر کے رکھ دیا۔

وَمَا خَلَقْنَا السَّمَآءَ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا لٰعِبِيْنَ ﴿۱۶﴾

16-اور (وہ سمجھتے تھے کہ) ہم نے آسمان اور زمین کو اور جو کچھ ان کے درمیان ہے بس کھیل تماشے کے طور پر تخلیق کر رکھا ہے۔

لَوْ اَرَدْنَآ اَنْ نَّتَّخِذَ لَهْوًا لَّاتَّخَذْنٰهُ مِنْ لَّدُنَّآ ۖ اِنْ كُنَّا فٰعِلِيْنَ ﴿۱۷﴾

17-حالانکہ اگر ہمارا ارادہ یہی ہوتا (کہ یہ سلسلۂ کائنات یونہی) کھیل تماشے کے طور پر (بلا مقصد رہے) اور اگر ہم یہی کرنے والے ہوتے تو اسے اپنی طرف سے ہم ایسا ہی بنا دیتے۔

بَلْ نَقْذِفُ بِالْحَقِّ عَلَى الْبَاطِلِ فَيَدْمَغُهٗ فَاِذَا هُوَ زَاهِقٌ ۭ وَلَكُمُ الْوَيْلُ مِمَّا تَصِفُوْنَ ﴿۱۸﴾

18-بلکہ (ان کی تخلیق میں سچائیوں اور غیر سچائیوں کی کشمکش رکھ دی گئی ہے۔ اور ساتھ یہ بھی حقیقت ہے کہ) ہم حق سے یعنی سچائیوں کی تعمیری قوتوں سے باطل پر یعنی غیر سچائیوں کی تخریبی قوتوں پر کاری ضرب لگاتے رہتے ہیں اور اس طرح وہ ان کا سر کچلتی رہتی ہیں۔ چنانچہ یوں (باطل) مٹتا رہتا ہے۔ (اس حقیت کے برعکس) جس طرح کی (باتیں) تم بناتے ہو (یعنی یہ کہ یہ ساری کائنات بس کھیل تماشا ہے اور جو چاہے کرتے جاؤ اور کسی عمل کا کسی کو جواب نہیں دینا پڑے گا) تو ایسی باتیں تمہیں تباہ کر کے رکھ دیں گی۔

وَلَهٗ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ وَمَنْ عِنْدَهٗ لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِهٖ وَلَا يَسْتَحْسِرُوْنَ ﴿۱۹﴾

19-اور (اس آگاہی کی طرف بار بار غور کرو کہ) جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے اور جو کچھ اس کے پاس ہے (سب کا سب) اسی کے لئے ہے (یعنی اسی کے دیے گئے مقاصد کی تکمیل کے لئے پوری قوت سے سرگرمِ عمل ہے، 57/1)۔ اور وہ سب اپنے فرائض کی اطاعت سے تکبر و سرکشی نہیں کرتے اور نہ ہی (اس اطاعت کی بناء پر) وہ تھکتے ہیں۔

يُسَبِّحُوْنَ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ لَا يَفْتُرُوْنَ ﴿۲۰﴾

20-وہ رات دن اللہ کے مقرر کردہ مقاصد کی تکمیل کے لئے سرگرمِ عمل رہتے ہیں۔ اور (اس مسلسل اطاعت میں ذرا سی بھی) سستی نہیں کرتے۔

اَمِ اتَّخَذُوْٓا اٰلِهَةً مِّنَ الْاَرْضِ هُمْ يُنْشِرُوْنَ ﴿۲۱﴾

21-(مگر ان سچائیوں کی مخالفت کرنے والوں سے پوچھا جائے کہ بجائے ان صداقتوں کو تسلیم کرنے کے) کیا انہوں نے زمین میں اوروں کی پرستش و اطاعت اختیار کر لی ہے جو انہیں (مرنے کے بعد) دوبارہ زندہ کر کے اٹھا سکتے ہیں؟

لَوْ كَانَ فِيْهِمَآ اٰلِهَةٌ اِلَّا اللّٰهُ لَفَسَدَتَا ۚ فَسُبْحٰنَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَرْشِ عَمَّا يَصِفُوْنَ ﴿۲۲﴾

22-(حالانکہ انہیں غور کرنا چاہیے کہ) اگران دونوں میں (یعنی آسمان وزمین) میں ایک اللہ کے سوا اور معبود ہوتے تو ان کا حسن وتوازن تباہ ہو کر رہ جاتا۔ لہٰذا، اللہ جو اس قوت کی نشو ونما کرنے والا ہے جس نے ساری کائنات کو ضابطۂ قوانین کے ساتھ سہارا دے رکھا ہے (عرش) وہ اس سے پاک ہے جو یہ (شرک کرنے والے اس کے متعلق) بیان کرتے رہتے ہیں۔

لَا يُسْـَٔلُ عَمَّا يَفْعَلُ وَهُمْ يُسْـَٔلُوْنَ ۝۲۳

23-(یاد رکھو کہ اس کے اختیار واقتدار کا یہ عالم ہے کہ) جو وہ کرتا ہے اس کے (متعلق کوئی) اس سے باز پرس نہیں کر سکتا۔ بلکہ (وہ سب کا حساب لینے والا ہے) اور سب کی باز پرس ہوگی۔

اَمِ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖۤ اٰلِهَةً ؕ قُلْ هَاتُوْا بُرْهَانَكُمْ ۚ هٰذَا ذِكْرُ مَنْ مَّعِيَ وَذِكْرُ مَنْ قَبْلِيْ ؕ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ۙ الْحَقَّ فَهُمْ مُّعْرِضُوْنَ ۝۲۴

24- کیا (اس قدر شفاف آگاہی کے باوجود) ان لوگوں نے اللہ کے سوا اور معبود بنا رکھے ہیں؟ ان سے کہو! (کہ تم اپنے اس مسلک کی تائید میں) کوئی دلیل پیش کرو (جو وہ نہیں کر سکیں گے۔ تب ان سے کہو کہ) یہ ذکر (یعنی یہ قرآن جو میں پیش کر رہا ہوں اور اس کی وجہ سے) جو لوگ میرے ساتھ ہیں (تو یہ وہی) تعلیم وآگاہی ہے جو مجھ سے پہلے (رسولوں پر نازل ہوتی رہی)۔ لیکن ان لوگوں میں سے اکثر (اپنی اندھی سوچ کی وجہ سے) اس حقیقت سے ناواقف ہیں اور انہوں نے اس سے منہ موڑ رکھا ہے۔

وَمَاۤ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا نُوْحِيْۤ اِلَيْهِ اَنَّهٗ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّاۤ اَنَا فَاعْبُدُوْنِ ۝۲۵

25-اور (یاد رکھو کہ نازل کردہ تعلیم وآگاہی شروع سے ہی ایک جیسی سچائیوں پر مبنی ہے)۔ چنانچہ ہم نے تم سے پہلے کوئی رسول ایسا نہیں بھیجا جس کی طرف ہم نے وحی نہ کی ہو کہ بلاشبہ میرے سوا کسی کو معبود نہ بناؤ اور صرف میرے ہی احکام و قوانین کی مکمل اطاعت کرو۔

وَقَالُوا اتَّخَذَ الرَّحْمٰنُ وَلَدًا سُبْحٰنَهٗ ؕ بَلْ عِبَادٌ مُّكْرَمُوْنَ ۙ ۝۲۶

26-اور (شرک کرنے والوں میں ایسے بھی ہیں جن کی جہالت کا یہ عالم ہے کہ) وہ کہتے ہیں! کہ رحمٰن کی اولاد بھی ہے۔ حالانکہ (جنہیں یہ اللہ کی اولاد سمجھتے ہیں وہ تو) اس کے عزت یافتہ بندے ہیں اور (اللہ تو اس طرح کی ہر بات سے) بہت بلند و پاک ہے۔

لَا يَسْبِقُوْنَهٗ بِالْقَوْلِ وَهُمْ بِاَمْرِهٖ يَعْمَلُوْنَ ۝۲۷

27-(اوران کی اطاعت کا یہ عالم ہے کہ) وہ کسی بات میں بھی اس کے سامنے بڑھ کر نہیں بولتے اور اس کے حکم پر عمل کیے چلے جاتے ہیں۔

يَعْلَمُ مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَلَا يَشْفَعُوْنَ ۙ اِلَّا لِمَنِ ارْتَضٰى وَهُمْ مِّنْ خَشْيَتِهٖ مُشْفِقُوْنَ ۞۲۸

28-(اور یہ بھی نہیں کہ ظاہری طور پر وہ کچھ اور کرتے ہیں اور چھپ کر کچھ اور کرتے ہوں کیونکہ ہر عمل کے بارے میں تو) اللہ جانتا ہے جو ان کے ہاتھوں کے درمیان ہے اور جو ان کے پیچھے ہے (یعنی وہ ان کے ماضی وحال اور مستقبل سے بھی واقف ہے)۔اور ان کی تائید ورفاقت کسی کے ساتھ نہیں ہوتی سوائے اس کے جو اللہ کے احکام وقوانین سے منسلک ہو چکا ہو۔اور وہ خود اللہ کی ہیبت وجلال سے ڈرے رہتے ہیں (کہ کہیں ان سے کوئی گناہ نہ ہو جائے)۔

ع 2 19 2

وَمَنْ يَّقُلْ مِنْهُمْ اِنِّيْٓ اِلٰهٌ مِّنْ دُوْنِهٖ فَذٰلِكَ نَجْزِيْهِ جَهَنَّمَ ۭ كَذٰلِكَ نَجْزِي الظّٰلِمِيْنَ ۞۲۹

29-اور (یاد رکھو کہ ان میں سے کوئی بھی اپنے معبود ہونے کا دعویٰ نہیں کرسکتا۔لیکن اگر) ان میں سے کوئی کہہ دے کہ بلاشبہ اللہ کے سوا میں بھی ایک معبود ہوں تو پھر ہم اسے جہنم کی سزا دیں گے اور ہم اسی طرح ظالموں کو سزا دیتے ہیں۔

اَوَلَمْ يَرَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَنَّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ كَانَتَا رَتْقًا فَفَتَقْنٰهُمَا ۭ وَجَعَلْنَا مِنَ الْمَاۗءِ كُلَّ شَيْءٍ حَيٍّ ۭ اَفَلَا يُؤْمِنُوْنَ ۞۳۰

30-اور یہ لوگ جو کافر ہیں یعنی وہ لوگ جنہوں نے نازل کردہ سچائیوں اور احکام وقوانین کا انکار کر رکھا ہے تو کیا انہوں نے غور نہیں کیا کہ یہ سارے آسمان وزمین ملے جلے ہوئے تھے پھر ہم نے انہیں الگ الگ کر دیا اور زندگی رکھنے والی ہر شے کو ہم نے پانی سے بنایا (اب پوچھو ان سے کہ تعجب میں ڈال دینے والے اس قدر عظیم انکشاف کے بعد بھی) کیا تم ایمان لانے سے انکار کر رہے ہو۔

وَجَعَلْنَا فِي الْاَرْضِ رَوَاسِيَ اَنْ تَمِيْدَ بِهِمْ ۠ وَجَعَلْنَا فِيْهَا فِجَاجًا سُبُلًا لَّعَلَّهُمْ يَهْتَدُوْنَ ۞۳۱

31-اور (صرف اتنا ہی نہیں بلکہ تمہیں مزید غور کرنے کے لئے دعوت دی جاتی ہے کہ) ہم نے زمین میں پہاڑ بنا دیے تا کہ (یہ اپنے مکمل توازن میں رہے) اور انہیں (یعنی انسانوں کو) لے کر ڈھلک نہ جائے۔اور ہم نے اس میں کشادہ راستے بنا دیے تا کہ (جنہوں نے جہاں جانا ہے اس طرف) وہ اپنی اپنی درست راہ پر چلتے رہیں۔

وَجَعَلْنَا السَّمَاۗءَ سَقْفًا مَّحْفُوْظًا ښ وَّهُمْ عَنْ اٰيٰتِهَا مُعْرِضُوْنَ ۞۳۲

32-اور ہم نے آسمان کو ایک محفوظ چھت بنا دیا۔اور یہ (سب اللہ کی واضح) نشانیاں ہیں مگر (بجائے انہیں تسلیم کرنے کے یا ان پر غور کرنے کے) یہ لوگ ان سے منہ پھیرے رہتے ہیں۔

وَهُوَ الَّذِیْ خَلَقَ الَّیْلَ وَالنَّهَارَ وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ ؕ كُلٌّ فِیْ فَلَكٍ یَّسْبَحُوْنَ ۝۳۳

33- (حالانکہ اگر یہ غور کریں تو جان جائیں گے کہ) یہ وہی ہے جس نے رات اور دن کو درست توازن و تناسب میں وجود پذیر کررکھا ہے اور سورج اور چاند سب اپنے اپنے مدار میں تیرتے ہوئے اللہ کی اطاعت میں ضابطۂ قوانین کے تحت سرگرمِ عمل ہیں (یسبحون)۔

وَمَا جَعَلْنَا لِبَشَرٍ مِّنْ قَبْلِكَ الْخُلْدَ ؕ اَفَاۡئِنْ مِّتَّ فَهُمُ الْخٰلِدُوْنَ ۝۳۴

34- لیکن (اس قدر عظیم آگاہی سے ہدایت حاصل کرنے کی بجائے مخالفین ارادے کرتے ہیں کہ رسولؐ کو ختم ہی کردیا جائے۔ مگر انہیں خبر ہونی چاہیے کہ) ہم نے تم سے پہلے بھی کوئی بشر ایسا نہیں بنایا جو ہمیشہ کے لئے زندہ رہا ہو (اور پہلے جو رسول آئے تو انہوں نے بھی موت کا مزا چکھا، اور) اگر تمہارے لئے ایک دن مرنا ہے تو یہ کون سے ہمیشہ زندہ رہنے والے ہیں۔

كُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ ؕ وَنَبْلُوْكُمْ بِالشَّرِّ وَالْخَیْرِ فِتْنَةً ؕ وَاِلَیْنَا تُرْجَعُوْنَ ۝۳۵

35- (اور اے نوعِ انسان! یاد رکھو! کہ) ہر نفس نے موت کا مزا چکھنا ہے اور ہم نے تمہیں شر اور خیر کی آزمائش میں مبتلا کررکھا ہے اور تم لوٹ کر ہماری ہی طرف آتے جارہے ہو۔

وَاِذَا رَاٰكَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْۤا اِنْ یَّتَّخِذُوْنَكَ اِلَّا هُزُوًا ؕ اَهٰذَا الَّذِیْ یَذْكُرُ اٰلِهَتَكُمْ ۚ وَهُمْ بِذِكْرِ الرَّحْمٰنِ هُمْ كٰفِرُوْنَ ۝۳۶

36- اور (اے رسولؐ) جب یہ کافر لوگ تمہیں دیکھتے ہیں (تو وہ دلیل و برہان سے تو تمہاری باتوں کا جواب نہیں دے سکتے اور لاجواب ہو کر) تمہارا مذاق اڑانا شروع کر دیتے ہیں (اور کہتے ہیں کہ) دیکھو یہ ہے وہ جو تمہارے معبودوں کا (اس طرح) ذکر کرتا ہے (اور انہیں باطل اور بے حقیقت کہتا ہے) اور (ان لوگوں کی اپنی حالت یہ ہے کہ) رحمٰن (جو حقیقی معبود ہے) اس کا نام تک سننے کے روادار نہیں اور اس سے یکسر انکار کرتے ہیں۔

خُلِقَ الْاِنْسَانُ مِنْ عَجَلٍ ؕ سَاُورِیْكُمْ اٰیٰتِیْ فَلَا تَسْتَعْجِلُوْنِ ۝۳۷

37- (انسانوں کا اس طرح کا گروہ یوں اس لئے کرتا ہے کہ وہ اپنے غور وفکر سے دُور تک نگاہ نہیں لے جاتا کیونکہ) انسان کی تخلیق میں جلد بازی (کی بھی صفت) ہے۔ (چنانچہ ان کے انکار و سرکشی کی وجہ سے ان پر فوری گرفت نہیں ہوتی اس لئے یہ نازل کردہ آگاہی کا مذاق اڑاتے ہیں۔ ان سے کہہ دو کہ) جلدی مت مچاؤ! وہ دن دُور نہیں جب ہم اپنی یہ نشانیاں (مزید حقیقت بنا کر) تمہارے سامنے لے آئیں گے۔

وَيَقُوۡلُوۡنَ مَتٰى هٰذَا الۡوَعۡدُ اِنۡ كُنۡتُمۡ صٰدِقِيۡنَ ﴿۳۸﴾

38-اور وہ یہ بھی کہتے ہیں! کہ اگر تم اپنے (دعوے) میں سچے ہو تو بتاؤ کہ وہ (عذاب) کب آئے گا (جس کے متعلق تم اکثر دھمکیاں دیتے رہتے ہو)۔

لَوۡ يَعۡلَمُ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا حِيۡنَ لَا يَكُفُّوۡنَ عَنۡ وُّجُوۡهِهِمُ النَّارَ وَلَا عَنۡ ظُهُوۡرِهِمۡ وَلَا هُمۡ يُنۡصَرُوۡنَ ﴿۳۹﴾

39-(لیکن) اگر کافر لوگوں کو اس بات کا علم ہو جائے کہ جب وہ وقت طاری ہو گا تو یہ اس کی آگ کو نہ اپنے سامنے سے ہٹا سکیں گے اور نہ ہی اپنے پیچھے سے۔ اور اس وقت کوئی ان کی مدد کو بھی نہیں پہنچ سکے گا (تو یہ کبھی اس کے لئے جلدی نہ مچائیں)۔

بَلۡ تَاۡتِيۡهِمۡ بَغۡتَةً فَتَبۡهَتُهُمۡ فَلَا يَسۡتَطِيۡعُوۡنَ رَدَّهَا وَلَا هُمۡ يُنۡظَرُوۡنَ ﴿۴۰﴾

40- بلکہ وہ (قیامت کا وقت) ان پر اچانک طاری ہو جائے گا اور یہ حیران ہو کر رہ جائیں گے۔ پھر نہ تو انہیں اس کی قدرت ہو گی کہ یہ اسے ہٹا کر (کسی دوسری طرف پھیر دیں) اور نہ ہی انہیں اس کی مہلت دی جائے گی (کہ یہ اس گھڑی سے بچنے کے لئے ایک طرف ہو جائیں)۔

وَلَقَدِ اسۡتُهۡزِئَ بِرُسُلٍ مِّنۡ قَبۡلِكَ فَحَاقَ بِالَّذِيۡنَ سَخِرُوۡا مِنۡهُمۡ مَّا كَانُوۡا بِهٖ يَسۡتَهۡزِءُوۡنَ ﴿۴۱﴾ ع 3 12 3

41-اور تحقیق کرنے والے جانتے ہیں کہ (ان کی طرف سے رسولؐ کا مذاق اڑایا جانا کوئی نئی بات نہیں بلکہ اے رسولؐ) تم سے پہلے رسولوں کا بھی اسی طرح مذاق اڑایا جاتا رہا ہے۔ (لیکن ان کے مذاق کا نتیجہ کیا نکلا؟) یہی کہ جو لوگ مذاق اڑایا کرتے تھے انہیں اس (عذاب) نے آ گھیرا جس کا وہ مذاق اڑایا کرتے تھے۔

قُلۡ مَنۡ يَّكۡلَؤُكُمۡ بِالَّيۡلِ وَالنَّهَارِ مِنَ الرَّحۡمٰنِ‌ ؕ بَلۡ هُمۡ عَنۡ ذِكۡرِ رَبِّهِمۡ مُّعۡرِضُوۡنَ ﴿۴۲﴾

42-(اے رسولؐ) ان سے پوچھو! کہ دن ہو یا رات کون (سی ایسی قوت ہے) جو تمہیں رحمٰن کے (عذاب) سے بچا سکتی ہے۔ (مگر یہ اس بات کا کیا جواب دیں گے کیونکہ) یہ تو خود اپنے رب کی تعلیم و آگاہی سے منہ موڑے ہوئے ہیں۔

اَمۡ لَهُمۡ اٰلِهَةٌ تَمۡنَعُهُمۡ مِّنۡ دُوۡنِنَا‌ ؕ لَا يَسۡتَطِيۡعُوۡنَ نَصۡرَ اَنۡفُسِهِمۡ وَلَا هُمۡ مِّنَّا يُصۡحَبُوۡنَ ﴿۴۳﴾

43-اور کیا (یہ سمجھتے ہیں کہ) میرے سوا جو ان کے معبود ہیں وہ انہیں (ان کی مشکلات) سے بچا سکتے ہیں؟ (حالانکہ انہیں علم ہونا چاہیے کہ) وہ تو خود اپنی مدد کرنے کی بھی طاقت نہیں رکھتے (تو یہ کسی کی کیا مدد کریں گے۔ لہٰذا، یہ کافر لوگ یاد رکھیں کہ) انہیں ہماری (گرفت سے بچانے کے لئے) کوئی ساتھی نہیں ملیں گے۔

بَلۡ مَتَّعۡنَا هٰٓؤُلَآءِ وَاٰبَآءَهُمۡ حَتّٰى طَالَ عَلَيۡهِمُ الۡعُمُرُ‌ ؕ اَفَلَا يَرَوۡنَ اَنَّا نَاۡتِى الۡاَرۡضَ نَـنۡقُصُهَا مِنۡ اَطۡرَافِهَا‌ ؕ اَفَهُمُ الۡغٰلِبُوۡنَ ﴿۴۴﴾

44-اصل میں ہوا یہ ہے کہ ہم نے ان کو اور ان کے آباء واجداد کو (فراوانی سے زندگی) کا ساز وسامان دیا۔ اور پھر اس پر اتنا لمبا عرصہ گزر گیا (کہ وہ سمجھ بیٹھے کہ اب اسے کوئی ہم سے نہیں چھین سکتا)۔ لیکن کیا وہ نہیں دیکھتے کہ ہم زمین کو اس کی اطراف سے گھٹائے جا رہے ہیں تو کیا وہ بالا دست ہی رہیں گے؟

(**نوٹ**: زمین کو اطراف سے گھٹائے جانے کا مطلب مختلف مفسرین مختلف لیتے ہیں۔ محققین کے ایک گروہ کی رائے ہے کہ اس آیت 21/44 کا سیاق وسباق اس حقیقت کی آگاہی دیتا ہے کہ انسانوں میں وہ گروہ جو پشت در پشت غالب اور بالا دست چلے آرہے ہیں ان پر زمین تنگ ہوتی چلی جائے گی یعنی ان کی بالا دستی ختم ہوتی جائے گی اور جو کم حیثیت کے طبقات تھے وہ آگے بڑھتے جائیں گے۔ دوسرے گروہ کی رائے ہے کہ "زمین کو اطراف سے گھٹانا" محاورے کے طور پر استعمال ہوا ہے جس کا مطلب ہے کہ ہر گروہ کو اور ہر انسان کو تسلیم کر لینا چاہیے کہ کسی کا غلبہ واقتدار ہمیشہ قائم نہیں رہتا اور اس کا زمین پر قائم رہنا ختم ہوتا جاتا ہے اور وہ آخر کار زمین میں مل کے رہ جاتا ہے۔ تیسرے گروہ کی رائے ہے کہ اس کا مطلب ہے کہ زمین آخرِ کار ختم ہو جانے والی ہے اور یہ ریزہ ریزہ ہو کر بکھر جائے گی اور چوتھے گروہ کی رائے ہے کہ زمین آہستہ آہستہ انسانوں کے لئے کم ہوتی چلی جائے گی۔ لہٰذا، پشت در پشت بالا دست رہنے والے طبقوں کو ان حقائق کو تسلیم کر کے انسانیت کی قدروں کو اختیار کر لینا چاہیے)۔

قُلۡ اِنَّمَاۤ اُنۡذِرُكُمۡ بِالۡوَحۡيِ ۖ وَلَا يَسۡمَعُ الصُّمُّ الدُّعَآءَ اِذَا مَا يُنۡذَرُوۡنَ ﴿۴۵﴾

45-(اور اے رسولؐ! ان سے) کہہ دو کہ میری (ذمہ داری) اس کے سوا نہیں ہے کہ میں تمہیں (تمہارے غلط طریقوں اور غلط عقیدوں) کے خوف ناک نتائج کے بارے میں آگاہی دے دوں جو مجھے وحی کے ذریعے دی جا رہی ہے۔ مگر جنہوں نے کان بند کر رکھے ہیں انہیں جب بھی خوف ناک نتائج کی آگاہی دی جائے تو وہ اس دعوت کو سننے کے لئے تیار ہی نہیں ہوتے۔

وَلَئِنۡ مَّسَّتۡهُمۡ نَفۡحَةٌ مِّنۡ عَذَابِ رَبِّكَ لَيَقُوۡلُنَّ يٰوَيۡلَنَاۤ اِنَّا كُنَّا ظٰلِمِيۡنَ ﴿۴۶﴾

46-اور (جس عذاب کے لئے یہ کہتے رہتے ہیں کہ وہ جلدی کیوں نہیں آتا تو) اگر انہیں تیرے رب کے عذاب کی ایک لپٹ بھی چھو جائے تو یہ بے ساختہ (اپنے بارے میں) پکار اٹھیں گے کہ ہم واقعی ظالم تھے۔

وَنَضَعُ الۡمَوَازِيۡنَ الۡقِسۡطَ لِيَوۡمِ الۡقِيٰمَةِ فَلَا تُظۡلَمُ نَفۡسٌ شَيۡــًٔا ؕ وَاِنۡ كَانَ مِثۡقَالَ حَبَّةٍ مِّنۡ خَرۡدَلٍ اَتَيۡنَا بِهَا ؕ وَكَفٰى بِنَا حٰسِبِيۡنَ ﴿۴۷﴾

47-اور (یاد رکھو کہ) ہم قیامت کے دن کی میزانیں قائم کر دیں گے تاکہ کسی نفس پر قطعئی طور پر کوئی زیادتی وبے انصافی نہ ہو۔ اور اگر (کسی عمل کا) رائی کے دانے کے بوجھ برابر بھی صلہ بنتا ہو گا تو ہم اسے بھی لے آئیں گے۔ لہٰذا، ہم حساب لینے والے کافی ہیں (یعنی جب ہم خود حساب لینے والے ہوں تو پھر کونسی چیز ہے جو حساب سے باہر رہ سکتی ہے، 99/7-8)۔

وَلَقَدۡ اٰتَيۡنَا مُوۡسٰى وَهٰرُوۡنَ الۡفُرۡقَانَ وَضِيَآءً وَّذِكۡرًا لِّلۡمُتَّقِيۡنَ ۙ﴿۴۸﴾

48-اور یقیناً (ہر رسول نوع انساں کو یہی آ گاہی دیتا آ رہا ہے اور اسی طرح) ہم نے موسیٰ اور ہارون کو وہ ضابطۂ قوانین عطا کیا تھا جو صحیح اور غلط کو نکھار کر الگ الگ کر دینے والا تھا۔ اور انہیں ایسی روشنی (عطا کی تھی جس سے ان کے سامنے حقائق واضع رہتے تھے)۔ اور انہیں وہ تعلیم و آ گاہی دی گئی تھی جو ان لوگوں کو جو زندگی کی تباہیوں سے بچنا چاہتے تھے (ان کی رہنمائی کرتی تھی)۔

الَّذِيۡنَ يَخۡشَوۡنَ رَبَّهُمۡ بِالۡغَيۡبِ وَهُمۡ مِّنَ السَّاعَةِ مُشۡفِقُوۡنَ ﴿۴۹﴾

49-(اور یہ آ گاہی) ان لوگوں کے لئے تھی جو اپنے رب کو بغیر دیکھے ہی (اس کے احکام کی خلاف ورزی کرنے سے) ڈرتے تھے اور قیامت کے خوف سے ہی (لرزاں رہتے) تھے۔

وَهٰذَا ذِكۡرٌ مُّبٰرَكٌ اَنۡزَلۡنٰهُ ؕ اَفَاَنۡتُمۡ لَهٗ مُنۡكِرُوۡنَ ﴿۵۰﴾

ع 4 9 4

50-اور اب یہ ذکر (یعنی یہ قرآن) ہم نے نازل کیا ہے جو مبارک ہے یعنی جو ثبات و استحکام کا ضامن ہے تو کیا تم (اے اہلِ کفر و اہلِ شرک) اسے تسلیم کرنے سے انکار کرتے ہو۔

وَلَقَدۡ اٰتَيۡنَاۤ اِبۡرٰهِيۡمَ رُشۡدَهٗ مِنۡ قَبۡلُ وَكُنَّا بِهٖ عٰلِمِيۡنَ ۚ﴿۵۱﴾

51-اور تحقیق کرنے والے جانتے ہیں کہ ہم نے (موسیٰؑ اور ہارونؑ سے بھی) پہلے ابراہیم کو معاملات کا صحیح حل پا لینے والی صلاحیت عطا کی تھی اور ہم اس کی حالت سے اچھی طرح واقف تھے۔

اِذۡ قَالَ لِاَبِيۡهِ وَقَوۡمِهٖ مَا هٰذِهِ التَّمَاثِيۡلُ الَّتِىۡۤ اَنۡتُمۡ لَهَا عٰكِفُوۡنَ ﴿۵۲﴾

52-جب اس نے اپنے باپ اور اپنی قوم کے لوگوں سے کہا تھا! کہ یہ کیا مورتیاں ہیں جن کی پرستش پر تم اس طرح جم کر بیٹھ گئے ہو (اور ان کے خلاف تم کوئی بات سننے کو تیار ہی نہیں ہو)۔

قَالُوۡا وَجَدۡنَاۤ اٰبَآءَنَا لَهَا عٰبِدِيۡنَ ﴿۵۳﴾

53-انہوں نے جواب دیا (کہ عقل و بصیرت کی بات چھوڑو اور یہ دیکھو کہ) ہمارے آباء و اجداد انہی کی پرستش و اطاعت کرنے والے تھے (تو وہ غلط کیسے ہو سکتے ہیں)۔

قَالَ لَقَدۡ كُنۡتُمۡ اَنۡتُمۡ وَاٰبَآؤُكُمۡ فِىۡ ضَلٰلٍ مُّبِيۡنٍ ﴿۵۴﴾

54-(ابراہیمؑ نے) کہا! کہ اگر تم تحقیق کرو تو اسی نتیجے پر پہنچو گے کہ تم بھی گمراہی میں ہو اور تمہارے باپ دادا بھی واضع گمراہی میں تھے۔

قَالُوۡۤا اَجِئۡتَنَا بِالۡحَقِّ اَمۡ اَنۡتَ مِنَ اللّٰعِبِيۡنَ﴿۵۵﴾

55-انہوں نے کہا! ابراہیم تُو ہم سے یہ کچھ سچ مچ کہہ رہا ہے یا یونہی مذاق کر رہا ہے؟

قَالَ بَلۡ رَّبُّكُمۡ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ الَّذِىۡ فَطَرَهُنَّ ۖ وَاَنَا عَلٰى ذٰ لِكُمۡ مِّنَ الشّٰهِدِيۡنَ﴿۵۶﴾

56-(ابراہیمؑ نے) کہا (یہ مذاق نہیں) بلکہ (تم خود سوچو کہ جن مورتیوں کو تم خود بناتے ہو کیا وہ اس قابل ہو سکتی ہیں کہ انسان انہیں اپنا رب بنا لے؟ حالانکہ) تمہارا رب تو وہ ہے جو تمام آسمانوں اور زمین کو کسی ایسی حالت سے شق کر کے وجود میں لایا ہے (جس میں یہ ملے جلے تھے 21/30) اور انہیں نشوونما دیتے ہوئے انہیں ان کی منزل کی طرف لیے جا رہا ہے (اور تمہارے پاس تمہارے عقیدے کی دلیل یہ ہے کہ تمہارے آباؤاجداد مورتیوں کی پرستش کرتے تھے جبکہ جس سچائی کی میں بات کر رہا ہوں) اس بات پر میں خود گواہوں میں سے ہوں (وہ گواہ جو رسولوں کی صورت میں انسانوں کے پاس آئے)۔

وَتَاللّٰهِ لَاَكِيۡدَنَّ اَصۡنَامَكُمۡ بَعۡدَ اَنۡ تُوَلُّوۡا مُدۡبِرِيۡنَ﴿۵۷﴾

57-اور (تمہارا یہ دعویٰ ہے کہ تمہارے بت بہت طاقتور ہیں) تو میں اللہ کو گواہ بنا کر کہتا ہوں! کہ جب تم یہاں سے لوٹ جاؤ گے تو میں ضرور ان کے خلاف کوئی چال چلوں گا (تاکہ تم پر واضح ہو جائے کہ ان میں خود اپنی حفاظت کی قوت بھی نہیں ہے)۔

فَجَعَلَهُمۡ جُذٰذًا اِلَّا كَبِيۡرًا لَّهُمۡ لَعَلَّهُمۡ اِلَيۡهِ يَرۡجِعُوۡنَ﴿۵۸﴾

58-چنانچہ (ابراہیمؑ نے تنہائی میں) ان بتوں کو توڑ کر ٹکڑے ٹکڑے کر دیا۔ صرف ایک کو جو اُن میں سب سے بڑا تھا، چھوڑ دیا تاکہ وہ اس کی طرف رجوع کریں (یعنی انہوں نے جو پوچھنا ہے تو اسی بڑے بت سے پوچھیں)۔

قَالُوۡا مَنۡ فَعَلَ هٰذَا بِاٰلِهَتِنَاۤ اِنَّهٗ لَمِنَ الظّٰلِمِيۡنَ﴿۵۹﴾

59-لہٰذا، جب لوگ بُت کدے میں آئے تو اپنے معبودوں کا یہ حشر دیکھ کر کہنے لگے! کہ کون ہے وہ جس نے ہمارے معبودوں کے ساتھ یہ کچھ کیا ہے (اور جس کسی نے بھی کیا ہے) وہ واقعی ظالموں میں سے ہے۔

قَالُوۡا سَمِعۡنَا فَتًى يَّذۡكُرُهُمۡ يُقَالُ لَهٗۤ اِبۡرٰهِيۡمُ ؕ﴿۶۰﴾

60-(کچھ لوگ) کہنے لگے! کہ ہم نے سنا ہے کہ ایک نوجوان جسے ابراہیم کہا جاتا ہے وہ ان کے بارے میں طرح طرح کی باتیں کرتا رہتا ہے۔

قَالُوۡا فَاۡتُوۡا بِهٖ عَلٰٓى اَعۡيُنِ النَّاسِ لَعَلَّهُمۡ يَشۡهَدُوۡنَ﴿۶۱﴾

61-انہوں نے کہا تو اسے ان سارے انسانوں کے سامنے لے آؤ تاکہ یہ بھی شہادت دیں (کہ یہی وہ نوجوان ہے جو

ان کے معبودوں کے متعلق اس قسم کی باتیں کیا کرتا تھا)۔

قَالُوۡۤا ءَاَنۡتَ فَعَلۡتَ هٰذَا بِاٰلِهَتِنَا يٰۤاِبۡرٰهِيۡمُ ؕ﴿۶۲﴾

62-(چنانچہ ابراہیمؑ کو بلایا گیا۔لوگوں نے شہادت دی کہ یہی وہ نوجوان ہے جو ان کے بتوں کے خلاف باتیں کیا کرتا تھا)۔انہوں نے کہا! اے ابراہیم! کیا یہ کچھ تم نے ہمارے معبودوں کے ساتھ کیا ہے؟ (اور تم اس الزام کے جواب میں کیا کہنا چاہتے ہو)۔

قَالَ بَلۡ فَعَلَهٗ ۖۗ كَبِيۡرُهُمۡ هٰذَا فَسۡـئَلُوۡهُمۡ اِنۡ كَانُوۡا يَنۡطِقُوۡنَ ﴿۶۳﴾

63-(ابراہیمؑ نے) جواب دیا! بلکہ یہ سب کچھ ان کے اس سردار نے کیا ہے، ان ہی سے پوچھ لو اگر یہ بولتے ہیں (کیونکہ تم ہی کہتے تھے کہ ان میں بڑی طاقت ہے، تو یقیناً یہ جانتے ہونگے کہ کس کی یہ حرکت ہے)۔

فَرَجَعُوۡۤا اِلٰٓى اَنۡفُسِهِمۡ فَقَالُوۡۤا اِنَّكُمۡ اَنۡتُمُ الظّٰلِمُوۡنَ ۙ﴿۶۴﴾

64-(ابراہیمؑ کی بات سن کر سناٹا چھا گیا اور سوچنے والے سوچ میں پڑ گئے) لہٰذا، وہ اپنے آپ کی طرف لوٹے پھر انہوں نے (اپنے آپ) سے کہا کہ تم واقعئی ظالم ہو۔

ثُمَّ نُكِسُوۡا عَلٰى رُءُوۡسِهِمۡ ۚ لَقَدۡ عَلِمۡتَ مَا هٰٓؤُلَاۤءِ يَنۡطِقُوۡنَ ﴿۶۵﴾

65-(وہ چند لمحوں کے لئے حقیقت کے قائل تو ہو گئے، مگر اسی وقت پھر جہالت نے انہیں آلیا) اور پھر وہ اپنے سروں پر اوندھے ہو کر رہ گئے (یعنی ان کی جو عقل سیدھے راستے پر چلی تھی وہ پھر الٹی پڑ گئی اور انہوں نے کہا) کہ حقیقت یہ ہے کہ تم جانتے ہو کہ یہ جو کچھ بولتے ہیں (یعنی یہ تو بول ہی نہیں سکتے)۔

قَالَ اَفَتَعۡبُدُوۡنَ مِنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ مَا لَا يَنۡفَعُكُمۡ شَيۡـئًا وَّلَا يَضُرُّكُمۡ ؕ﴿۶۶﴾

66-ابراہیم نے کہا! (یہ کچھ جانتے ہوئے بھی) تم اللہ کو چھوڑ کر ان کی پرستش واطاعت کرتے ہو حالانکہ یہ تمہیں کچھ نفع پہنچا سکتے ہیں اور نہ ہی کچھ نقصان پہنچا سکتے ہیں۔

اُفٍّ لَّكُمۡ وَلِمَا تَعۡبُدُوۡنَ مِنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ ؕ اَفَلَا تَعۡقِلُوۡنَ ﴿۶۷﴾

67-تُف ہے تم پر اور تمہارے ان معبودوں پر! کیا تم ذرا بھی عقل وفکر سے کام نہیں لیتے ہو۔

قَالُوۡا حَرِّقُوۡهُ وَانۡصُرُوۡۤا اٰلِهَتَكُمۡ اِنۡ كُنۡتُمۡ فٰعِلِيۡنَ ﴿۶۸﴾

68-(یہ سننا تھا کہ پجاریوں نے لاجواب ہو کر لوگوں کو مشتعل کرتے ہوئے) کہا! کہ اگر تمہیں کچھ کرنا ہے (تو اٹھو اور تمہارے بتوں کے ساتھ ایسی حرکت کرنے والے اس شخص کو تم زندہ) جلا ڈالو۔اور یوں اپنے معبودوں کی مدد کرو (اور

ان کا بول بالا کرو)۔

قُلْنَا يٰنَارُ كُوْنِىْ بَرْدًا وَّسَلٰمًا عَلٰٓى اِبْرٰهِيْمَ ۙ﴿٦٩﴾

69-(چنانچہ انہوں نے ابراہیمؑ کو پکڑ لیا، اور آگ جلا کر اس کے بلند ہوتے ہوئے شعلوں کے درمیان اسے ڈال دیا، مگر) ہم نے حکم دیا! اے آگ! تو ابراہیم پر ٹھنڈی ہو جا اور اس پر سلامتی کا باعث بن جا۔

وَاَرَادُوْا بِهٖ كَيْدًا فَجَعَلْنٰهُمُ الْاَخْسَرِيْنَ ۚ﴿٧٠﴾

70-اور (اس سلسلے میں) انہوں نے ابراہیم کے ساتھ جس بُری تدبیر کا ارادہ کیا تھا تو ہم نے اسے بالکل ہی بیکار کر کے رکھ دیا۔

وَنَجَّيْنٰهُ وَلُوْطًا اِلَى الْاَرْضِ الَّتِىْ بٰرَكْنَا فِيْهَا لِلْعٰلَمِيْنَ ﴿٧١﴾

71-اور ہم ابراہیم (اور اس کے ساتھی) لوُط کو (ان لوگوں کی سازشوں سے) بچا کر اس سرزمین کی طرف لے گئے جسے ہم نے ساری دنیا کے لئے بابرکت بنا رکھا ہے (یعنی وہ سرزمین جہاں ان کے بعد بھی نبی آتے رہے اور نوع انسان کو نازل کردہ سچائیوں کی آگاہیوں سے سرفراز کرتے رہے)۔

وَوَهَبْنَا لَهٗٓ اِسْحٰقَ ؕ وَيَعْقُوْبَ نَافِلَةً ؕ وَكُلًّا جَعَلْنَا صٰلِحِيْنَ ﴿٧٢﴾

72-اور پھر ہم نے ابراہیم کو اسحاق (جیسا بیٹا) اور یعقوب (جیسا پوتا) عطا کیا۔ اور ہم نے ان سب کو سنور نے سنوارنے والی جدوجہد کرنے والے بنایا۔

وَجَعَلْنٰهُمْ اَئِمَّةً يَّهْدُوْنَ بِاَمْرِنَا وَاَوْحَيْنَآ اِلَيْهِمْ فِعْلَ الْخَيْرٰتِ وَاِقَامَ الصَّلٰوةِ وَاِيْتَآءَ الزَّكٰوةِ ۚ وَكَانُوْا لَنَا عٰبِدِيْنَ ۙۚ﴿٧٣﴾

73-اور ہم نے انہیں ایسا امامت کرنے والا بنایا جو ہمارے حکم کے مطابق درست راہ کی رہنمائی دیتے تھے۔ اور ہم نے ان کی طرف وحی بھیجی کہ وہ لوگوں کے لئے آسانیاں، خوشگواریاں اور سرفرازیاں پیدا کرنے کے لئے کام کرتے رہیں اور نظامِ صلواۃ قائم کریں اور زکواۃ کی ادائیگی (کا بندوبست کریں) اور وہ تھے ہی ہماری پرستش و اطاعت کرنے والے۔

وَلُوْطًا اٰتَيْنٰهُ حُكْمًا وَّعِلْمًا وَّنَجَّيْنٰهُ مِنَ الْقَرْيَةِ الَّتِىْ كَانَتْ تَّعْمَلُ الْخَبٰٓئِثَ ؕ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمَ سَوْءٍ فٰسِقِيْنَ ۙ﴿٧٤﴾

74-اور (ابراہیمؑ کے علاوہ جہاں تک لوُطؑ کا تعلق ہے) تو ہم نے لوُط کو لوگوں کے معاملات میں فیصلے کرنے کا منصب عطا کیا۔ اور اسے علم عطا کیا۔ اور ہم نے اسے اس بستی سے بچا لیا (جسے اس لئے تباہ کر دیا گیا کہ) اس کے لوگ بدکاریاں

کرنے والے تھے۔اور حقیقت یہ ہے کہ وہ بہت بُری قوم تھی جو اللہ کے نشوونما دینے والے قوانین کی حفاظت سے نکل نکل جاتی تھی۔

ع 5 25 5

وَاَدۡخَلۡنٰهُ فِىۡ رَحۡمَتِنَا ؕ اِنَّهٗ مِنَ الصّٰلِحِيۡنَ ۟

75-اور ہم نے اسے اپنی رحمت میں داخل کرلیا۔کیونکہ حقیقت یہ ہے کہ وہ ان میں سے تھا جو سنور نے سنوارنے کی جدوجہد کرنے والے ہوتے ہیں۔

وَنُوۡحًا اِذۡ نَادٰى مِنۡ قَبۡلُ فَاسۡتَجَبۡنَا لَهٗ فَنَجَّيۡنٰهُ وَاَهۡلَهٗ مِنَ الۡكَرۡبِ الۡعَظِيۡمِ‌ۚ ۟

76-اور (اسی طرح نوحؑ کی سرگزشت ہے جو ان انبیاء سے پہلے ہو گزرا تھا۔اس نے اپنی قوم کو مسلسل حق کی تبلیغ کی۔ لیکن ان لوگوں کی سرکشی بڑھتی چلی گئی۔چنانچہ جب ان کی طرف سے مخالفت انتہا کو پہنچ گئی) تو اس وقت نوح نے ہمیں پکارا تو ہم نے اس کی پکار کا جواب دیا اور اس کو اور اس کے ساتھیوں کو تکلیف دینے والے بُرے حالات سے نجات دلائی۔

وَنَصَرۡنٰهُ مِنَ الۡقَوۡمِ الَّذِيۡنَ كَذَّبُوۡا بِاٰيٰتِنَا ؕ اِنَّهُمۡ كَانُوۡا قَوۡمَ سَوۡءٍ فَاَغۡرَقۡنٰهُمۡ اَجۡمَعِيۡنَ ۟

77-اور ان لوگوں کے مقابلے میں ہم نے نوح کی مدد کی جو ہمارے احکام وقوانین کو جھٹلاتے تھے۔وہ بہت بُرے لوگ تھے۔چنانچہ ہم نے ان سب کو غرق کر کے رکھ دیا۔

وَدَاوٗدَ وَسُلَيۡمٰنَ اِذۡ يَحۡكُمٰنِ فِى الۡحَـرۡثِ اِذۡ نَفَشَتۡ فِيۡهِ غَنَمُ الۡقَوۡمِ‌ۚ وَكُنَّا لِحُكۡمِهِمۡ شٰهِدِيۡنَ ۙ‏ ۟

78-اور (اسی طرح داؤدؑ اور سلیمانؑ کا معاملہ ہے۔جب ان کے پاس فیصلے کرنے کے اختیارات آگئے تو ایک دن ان کے پاس فیصلے کے لئے جو معاملہ آیا وہ یوں تھا کہ) ایک رات کسی قوم کی بکریاں (کسی کے کھیت) میں چر گئیں (اور اسے اپنی فصل کے اس طرح تباہ ہونے کا اور اس قدر نقصان کا بہت دکھ ہوا،جس کے فیصلے کے لئے اس نے داؤدؑ اور سلیمانؑ سے درخواست کی) چنانچہ جب داؤد اور سلیمان اس کھیت کے (معاملے) کے بارے میں فیصلہ کر رہے تھے تو اسے دیکھنے والوں میں ہم بھی دیکھ رہے تھے (اور سلیمانؑ نے درست فیصلہ کیا)۔

فَفَهَّمۡنٰهَا سُلَيۡمٰنَ‌ۚ وَكُلًّا اٰتَيۡنَا حُكۡمًا وَّعِلۡمًا‌ وَّسَخَّرۡنَا مَعَ دَاوٗدَ الۡجِبَالَ يُسَبِّحۡنَ وَالطَّيۡرَ‌ ؕ وَكُنَّا فٰعِلِيۡنَ ۟

79- کیونکہ ہم نے سلیمان کو (درست فیصلے کرنے کی) فہم دے رکھی تھی اور (داؤدؑ اور سلیمانؑ میں) ہر ایک کو فیصلہ کرنے کی صلاحیت اور (حقائق کو جان لینے کا) علم عطا کر رکھا تھا۔اور ہم نے پہاڑوں اور پرندوں کو داؤد کا تابع کر دیا ہوا تھا (یعنی ان کے استعمال کا ایک خاص ہنر یعنی کان کنی وغیرہ کا ہنر اسے عطا کر رکھا تھا تا کہ اس کی قوم) اس کے احکام پر عمل

کرتے ہوئے (ان سے فائدے حاصل کرے) اور (اس طرح تو صرف) ہم ہی کرنے والے ہیں (ورنہ کائنات کی ہر شے اس قدر سرکش ہے کہ انسان اسے استعمال کرہی نہیں سکتا جب تک کہ اسے اللہ نے انسان کے تابع نہ کردیا ہو)۔

وَعَلَّمْنٰهُ صَنْعَةَ لَبُوْسٍ لَّكُمْ لِتُحْصِنَكُمْ مِّنْۢ بَاْسِكُمْ ۚ فَهَلْ اَنْتُمْ شٰكِرُوْنَ ﴿٨٠﴾

80- اور ہم نے اسے تمہارے لئے ایسا لباس بنانے کا ہنر سکھا دیا (جسے پہن کر) لڑائی میں محفوظ رہا جاسکتا تھا۔ لیکن کیا تم نے (میری ان عنایات) کی قدر کی؟ (یعنی اللہ کی ان عنایات کو انسان کی خوشحالی واطمینان کے لئے استعمال کرنے کی بجائے اسے انسان کی تباہی کے لئے استعمال کرنا شروع کردیا)۔

وَلِسُلَيْمٰنَ الرِّيْحَ عَاصِفَةً تَجْرِيْ بِاَمْرِهٖۤ اِلَى الْاَرْضِ الَّتِيْ بٰرَكْنَا فِيْهَا ؕ وَكُنَّا بِكُلِّ شَيْءٍ عٰلِمِيْنَ ﴿٨١﴾

81- اور سلیمان کے لئے تیز چلنے والی ہوا اُسی کے حکم سے (یعنی اللہ کے حکم سے) اس سرزمین کی طرف چلتی جس میں ہم نے برکت یعنی خوشحالیاں رکھ دی تھیں (یعنی جو ان کی تجارتی کشتیاں اس خوشحال سرزمین کی جانب آجا رہی ہوتیں تو انہیں سمندر میں چلنے والی موافق تیز ہوا آسانی فراہم کرتی جو کہ اللہ کے حکم سے ہی ایسا کرتی تھی)۔ اور ہم ہر بات کا علم رکھتے ہیں۔

وَمِنَ الشَّيٰطِيْنِ مَنْ يَّغُوْصُوْنَ لَهٗ وَيَعْمَلُوْنَ عَمَلًا دُوْنَ ذٰلِكَ ۚ وَكُنَّا لَهُمْ حٰفِظِيْنَ ﴿٨٢﴾

82- اور شیطانوں میں کچھ اس کے لئے یعنی سلیمان کے لئے (سمندر میں) غوطے لگاتے تھے (تاکہ موتی وگونگھے وغیرہ نکالیں) اور اس کے علاوہ بھی (وہ ان کے لئے اور کام کرتے تھے (تو انہیں سلیمانؑ کا تابع بنا رکھا تھا) اور ہم ان کی نگہبانی کرتے تھے (تاکہ وہ سرکش نہ ہوجائیں)۔

(**نوٹ**: آیت 6/112 کے مطابق سرکشی کرنے والے یعنی شیطان انسانوں میں بھی ہوتے ہیں اور جنوں میں سے بھی ہوتے ہیں۔ اس آیت 21/82 میں شیطان سرکش انسانوں کے قبیلے بھی ہوسکتے ہیں اور جن بھی ہوسکتے ہیں)۔

وَاَيُّوْبَ اِذْ نَادٰى رَبَّهٗۤ اَنِّيْ مَسَّنِيَ الضُّرُّ وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ ﴿٨٣﴾

83- اور (اسی طرح) ایوب (کا معاملہ بھی یاد کرو) جب اس نے اپنے رب کو پکارا تھا (اور کہا تھا کہ، اے اللہ!) میں سخت تکلیف میں پڑ گیا ہوں اور تو ارحم الراحمین ہے (یعنی وہ جو مدد و رہنمائی کرتے کرتے پریشانیاں ختم کرنے کی کوشش کرتے ہیں تو تُو ان سب سے بڑا ہے جو یوں تکلیف سے نجات دے کر کمال تک لے جاتا ہے)۔

فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ فَكَشَفْنَا مَا بِهٖ مِنْ ضُرٍّ وَّاٰتَيْنٰهُ اَهْلَهٗ وَمِثْلَهُمْ مَّعَهُمْ رَحْمَةً مِّنْ عِنْدِنَا وَذِكْرٰى لِلْعٰبِدِيْنَ ﴿٨٤﴾

84- چنانچہ ہم نے اس کی (دُعا) قبول کرلی اور جو اسے تکلیف تھی وہ ہم نے دُور کردی۔ اور ہم نے (نا صرف) اس کے

(بچھڑے ہوئے) ساتھی اس سے (ملا) دیے (بلکہ) اپنی رحمت سے اپنی طرف سے ان جیسے (اور ساتھی) بھی اس کے ساتھ کر دیے۔ اور یہ تعلیم و آگاہی ہے ان لوگوں کے لئے جنہوں نے اللہ کو اپنی پرستش واطاعت کا مرکز بنا رکھا ہے۔

وَاِسۡمٰعِيۡلَ وَاِدۡرِيۡسَ وَذَا الۡكِفۡلِ‌ؕ كُلٌّ مِّنَ الصّٰبِرِيۡنَ ۚ‏ ﴿۸۵﴾

85- اور (اسی طرح) اسماعیل اور ادریس اور ذوالکفل تھے، یہ سب (نازل کردہ سچائیوں کی آگاہی دینے میں) ان لوگوں میں سے تھے جو ثابت قدمی سے ڈٹے رہتے ہیں (اور اللہ کے احکامات کی سربلندی کے لئے مسلسل جدوجہد کرتے رہتے ہیں)۔

(**نوٹ**: ذوالکفلؑ کا نام قرآن میں دو مرتبہ 21/85 اور آیت 38/48 میں آیا ہے۔ تاریخ میں ذوالکفلؑ کے بارے میں قطعی طور پر مستند معلومات میسر نہیں ہیں۔ البتہ مفسرین کے دو واضح گروہ ان کے بارے میں اپنی اپنی رائے دیتے ہیں۔ پہلا گروہ ذوالکفلؑ کو مشرق وسطیٰ کے انبیاء میں سے ہی ایک نبی تسلیم کرتا ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ یہ حضرت الیسعؑ کے خلیفہ بنے تھے اور اس لحاظ سے ذوالکفلل کا زمانہ محمدؐ سے تقریباً 1448 سال پہلے کا ہے اور وہ اردن کے علاقے کے رہنے والے تھے۔ اس گروہ کے بعض مفسرین کی رائے ہے کہ زکریاؑ، حزقیال یا یشوع کا نام ہی ذوالکفل تھا اور ان میں کچھ یہ بھی کہتے ہیں کہ حضرت ایوبؑ کے بیٹے بشر کا لقب ذوالکفل تھا۔ چنانچہ مختلف مقامات پر ان کی قبر کی نشاندہی بھی کی جاتی ہے جن میں عراق میں حلہ کے قریب ایک قبر اُن سے منسوب ہے اور اسی طرح نابلس فلسطین میں بھی ایک قبر اُن سے منسوب ہے۔ دوسرا گروہ ان مفسرین کا ہے جو ذوالکفل کو مشرقِ وسطیٰ سے باہر کسی قوم کا نبی تسلیم کرتا ہے۔ اُن کا کہنا ہے کہ گوتم بدھ کو ذوالکفل کہا گیا ہے۔ گوتم بدھ کا اپنا نام سدھارتھ گوتم تھا اور ان کے والد کی ریاست بہار اور مغربی بنگال کے علاقہ میں تھی۔ یہ علاقہ کلکتہ کے شمال مغرب میں ہمالیہ پہاڑ کے دامن میں ہے اور اس ریاست کا دارالخلافہ ''کپل وستو'' تھا۔ اس گروہ کا کہنا ہے کہ کپل وستو کو عربی میں ذوالکفل کہتے ہیں یعنی وہ جو کپل وستو کا رہنے والا تھا۔ اس لحاظ سے سدھارتھ گوتم یعنی گوتم بدھ محمدؐ سے تقریباً 1133 سال پہلے پیدا ہوا اور عیسیٰؑ سے تقریباً 563 سال پہلے پیدا ہوا۔ اس کی بنیادی تعلیم یہ تھی کہ زندگی مجسم دکھ ہے اور یہ دکھ نفس کی خواہشات کی وجہ سے ہیں اس لئے ان سے بچنا ضروری ہے اور اس کے لئے صحیح علم، عقیدے، ارادے اور عمل کی ضرورت ہے۔ بہر حال، اس پر تنقید کرنے والے کہتے ہیں کہ گوتم بدھ کی تعلیمات اللہ کے بارے میں کوئی واضح آگاہی نہیں دیتیں اس لئے انہیں ذوالکفلؑ کیسے تسلیم کیا جا سکتا ہے۔

بہر حال، عربی زبان کے لحاظ سے ذوالکفل کا مادہ (ک ف ل) ہے۔ اور اسی سے لفظ الکفیل نکلا ہے جس کے مطالب ہیں: ذمہ دار ہونا۔ ضامن ہونا۔ خبر گیری کا انتظام کرنا وغیرہ۔ قرآن نے ذوالکفلؑ کو ان نبیوں میں شمار کیا ہے جو صابرین اور اخیار تھے یعنی جو اللہ کے احکامات کی سربلندی کی خاطر ثابت قدمی سے ڈٹ جانے والے تھے اور انسانوں کے لئے خوشگواریاں اور سرفرازیاں پیدا کرنے کی جدوجہد کرنے والے تھے اور اسی لئے وہ اللہ کی بارگاہ سے منتخب شدہ تھے۔ کیونکہ وہ غلط راستے پر چلنے والوں کو درست راستے پر لا کر سنوارنے سنوارنے کی جدوجہد کرنے والے تھے)۔

وَاَدْخَلْنٰهُمْ فِیْ رَحْمَتِنَا ؕ اِنَّهُمْ مِّنَ الصّٰلِحِیْنَ ﴿۸۶﴾

86-اور ہم نے انہیں اپنی رحمت میں داخل کر لیا (یعنی ہم نے انہیں اس مقام میں داخل کر لیا جہاں انہیں اپنی مدد و رہنمائی دیتے ہوئے کمال تک لے جایا جاتا ہے) کیونکہ تحقیق کرنے والے جانتے ہیں کہ وہ ان لوگوں میں سے تھے جو غلط راستے پر چلنے والوں کو غلط راستے سے ہٹا کر درست راستے پر لا کر سنوارنے والے تھے (صالحین)۔

وَذَا النُّوْنِ اِذْ ذَّهَبَ مُغَاضِبًا فَظَنَّ اَنْ لَّنْ نَّقْدِرَ عَلَیْهِ فَنَادٰی فِی الظُّلُمٰتِ اَنْ لَّاۤ اِلٰهَ اِلَّاۤ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ ۖ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ ﴿۸۷﴾

87-اور (اسی طرح) ذولنون (یعنی یونسؑ کا معاملہ بھی ہے)۔ جب وہ (اپنی قوم کے لوگوں سے تنگ آ کر) غصے سے بھرا ہوا وہاں سے چلا گیا۔ اور اس کا خیال تھا کہ (اس کی اس حرکت کی وجہ سے) ہم اس پر گرفت نہ کریں گے۔ (مگر وہ سخت مشکلات میں گھر گیا) اور اس نے ہمیں اندھیروں میں پکارا (کہ اے اللہ!) تیرے سوا کوئی پرستش و اطاعت کے قابل نہیں (جو مجھے ان مشکلات سے نجات دے سکے)۔ تُو ہر نقص سے پاک ہے، مگر حقیقت یہ ہے کہ میں ہی ان میں سے ہو گیا تھا جو زیادتی و بے انصافی کر بیٹھتے ہیں۔

فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ ۙ وَنَجَّیْنٰهُ مِنَ الْغَمِّ ؕ وَكَذٰلِكَ نُنْجِی الْمُؤْمِنِیْنَ ﴿۸۸﴾

88-چنانچہ ہم نے اس کی (پکار) قبول کر لی اور اسے غم سے نجات دے دی۔ اور اسی طرح ہم مومنوں کو یعنی اُن لوگوں کو جو نازل کردہ سچائیوں کو تسلیم کر کے اطمینان و بے خوفی کی راہ اختیار کر لیتے ہیں انہیں نجات دے دیا کرتے ہیں۔

وَزَكَرِیَّاۤ اِذْ نَادٰی رَبَّهٗ رَبِّ لَا تَذَرْنِیْ فَرْدًا وَّاَنْتَ خَیْرُ الْوٰرِثِیْنَ ﴿۸۹﴾

89-اور (اسی طرح) ذکریاؑ (کا معاملہ یاد کرو) جب اس نے اپنے رب سے التجا کی کہ، اے میرے نشو ونما دینے والے! تُو مجھے (دنیا میں) بغیر وارث کے تنہا نہ چھوڑ اگرچہ (حقیقت یہ ہے) کہ تُو ہی (ہم سب کا) بہترین وارث ہے۔

فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ ۫ وَوَهَبْنَا لَهٗ یَحْیٰی وَاَصْلَحْنَا لَهٗ زَوْجَهٗ ؕ اِنَّهُمْ كَانُوْا یُسٰرِعُوْنَ فِی الْخَیْرٰتِ وَیَدْعُوْنَنَا رَغَبًا وَّرَهَبًا ؕ وَكَانُوْا لَنَا خٰشِعِیْنَ ﴿۹۰﴾

90-چنانچہ ہم نے اس کی (التجا) قبول کر لی اور اس کی بیوی میں (اولاد پیدا کرنے کی) صلاحیت پیدا کر کے، اسے یحیٰؑ (جیسا بیٹا) عطا کر دیا۔ تحقیق کرنے والے جانتے ہیں کہ یہ سب (انبیاء) آسانیاں، خوشگواریاں اور سرفرازیاں پیدا کرنے والے کاموں میں نہایت تیزی سے آگے بڑھتے تھے اور (زندگی کے ہر گوشے میں، چاہے) وہ امید افزا ہو یا

نا امیدی پیدا کرنے والا ہو، وہ ہم سے پوچھتے تھے (کہ انہیں کیا کرنا چاہیے)۔ اور وہ (ہمارے ہی احکام کے سامنے) جھکے رہتے تھے۔

وَالَّتِيۡۤ اَحۡصَنَتۡ فَرۡجَهَا فَنَفَخۡنَا فِيۡهَا مِنۡ رُّوۡحِنَا وَجَعَلۡنٰهَا وَابۡنَهَاۤ اٰيَةً لِّلۡعٰلَمِيۡنَ ﴿۹۱﴾

91-اور (اس کے ساتھ ہی مریم کی داستان پر بھی غور کرو، یہ وہ) عورت ہے جس نے اپنی عصمت کی حفاظت کیے رکھی۔ اور پھر ہم نے اس میں اپنی روح سے پھونک دیا (یعنی ہم نے اسے عیسیٰؑ جیسا بیٹا عطا کیا) اور پھر ہم نے اسے اور اس کے بیٹے کو اقوامِ عالم کے لئے نشانی بنایا (کہ اللہ کے اختیارات، انسان کے لئے مقرر کردہ قوانین کے پابند نہیں)۔

(نوٹ: اللہ کا اپنی روح سے پھونکنا صرف حضرت عیسیٰؑ کے سلسلے میں ہی نہیں ہے بلکہ تمام نوعِ انسان کے لئے اللہ نے آیات 32/7-9 کے مطابق یہی آگاہی دی ہے کہ ''اللہ نے انسان کی تخلیق کی ابتداء مٹی سے کی اس میں اپنی روح سے پھونکا''۔ البتہ حضرت عیسیٰؑ باپ کے بغیر پیدا ہوئے 19/19-20، اور نبوت سے سرفراز کیے گئے تھے)۔

اِنَّ هٰذِهٖۤ اُمَّتُكُمۡ اُمَّةً وَّاحِدَةً ۖ وَّاَنَا رَبُّكُمۡ فَاعۡبُدُوۡنِ ﴿۹۲﴾

92-(اور اے نوعِ انسان) اگر تم تحقیق کرو تو اسی نتیجے پر پہنچو گے کہ یہ جو تمہاری امت ہے تو یہ ایک ہی امت ہے (کیونکہ تم سب نسلِ آدم سے ہو اور تم میں سے ہی رسول تمہارے لئے ایک جیسی نازل کردہ سچائیاں لے کر آتے رہے، اس لئے یاد رکھو کہ) میں ہی تمہارا رب ہوں، لہٰذا مجھے ہی اپنی پرستش واطاعت کا مرکز بنائے رکھو۔

ع 6 18 6

وَتَقَطَّعُوۡۤا اَمۡرَهُمۡ بَيۡنَهُمۡ‌ ؕ كُلٌّ اِلَيۡنَا رٰجِعُوۡنَ ﴿۹۳﴾

93-لیکن انہوں نے (یعنی انسانوں نے اپنے اختلافات کی وجہ سے) اپنے معاملے کو یعنی اپنی وحدت کو پارہ پارہ کر دیا۔ حالانکہ یہ سب ہماری ہی طرف واپس آ رہے ہیں (جہاں یہ سب جمع کر لئے جائیں گے)۔

فَمَنۡ يَّعۡمَلۡ مِنَ الصّٰلِحٰتِ وَهُوَ مُؤۡمِنٌ فَلَا كُفۡرَانَ لِسَعۡيِهٖ‌ ۚ وَاِنَّا لَهٗ كٰتِبُوۡنَ ﴿۹۴﴾

94-لہٰذا، جو بھی سنورنے سنوارنے کی تگ ودو کرتا رہے اور مومن ہو یعنی اس نے نازل کردہ سچائیوں واحکام وقوانین کو تسلیم کر کے اطمینان وبے خوفی کی راہ اختیار کر رکھی ہو، تو اس کی جدوجہد کی ناقدری نہیں کی جائے گی۔ کیونکہ یہ حقیقت ہے کہ ہم اس کا (ہر عمل) لکھ رہے ہیں۔

وَحَرٰمٌ عَلٰى قَرۡيَةٍ اَهۡلَكۡنٰهَاۤ اَنَّهُمۡ لَا يَرۡجِعُوۡنَ ﴿۹۵﴾

95-اور (اس کے برعکس یہ بھی یاد رکھو کہ جو تباہیاں پیدا کرنے کے لئے جدوجہد کرتے ہیں) تو پھر جس قوم کو ہم ہلاک کر دیتے ہیں تو اس کا لوٹ کر آنا بھی اس پر حرام کر دیا جاتا ہے۔

حَتّٰۤی اِذَا فُتِحَتۡ یَاۡجُوۡجُ وَ مَاۡجُوۡجُ وَ ہُمۡ مِّنۡ کُلِّ حَدَبٍ یَّنۡسِلُوۡنَ ﴿۹۶﴾

96-یہاں تک کہ جب یاجوج اور ماجوج کھول دیے جائیں گے اور وہ ہر بلندی سے پھسلتے ہوئے چلے آئیں گے (یعنی وہ وقت آجائے گا کہ طاقت ور سرکش اقوام نہایت تیزی سے اور ہر بلندی سے ان قوموں پر چڑھ دوڑیں گی جوان کے مقابلہ میں کمزور ونا تواں ہوں گی۔ ہر بلندی سے پھسل کر آنے میں ممکن ہے آسمانوں کی بلندیاں بھی شامل ہوں)۔

وَ اقۡتَرَبَ الۡوَعۡدُ الۡحَقُّ فَاِذَا ہِیَ شَاخِصَۃٌ اَبۡصَارُ الَّذِیۡنَ کَفَرُوۡا ؕ یٰوَیۡلَنَا قَدۡ کُنَّا فِیۡ غَفۡلَۃٍ مِّنۡ ہٰذَا بَلۡ کُنَّا ظٰلِمِیۡنَ ﴿۹۷﴾

97-اور سچا وعدہ قریب آجائے گا (یعنی نوعِ انسان سے کیا گیا یہ وعدہ کہ قیامت آکر رہے گی، تو پھر اس وقت سمجھ لینا کہ اس وعدے کے سچا ہونے کا وقت قریب آ گیا) اور اس وقت جولوگ ہمارے احکام وقوانین کی سچائیوں سے انکار کیا کرتے تھے، (ان کی حالت یہ ہوگی کہ) ان کی آنکھیں کھلی کی کھلی رہ جائیں گی۔ اور وہ بے ساختہ پکار اٹھیں گے کہ افسوس ہم پر! کیونکہ حقیقت یہ ہے کہ (سچائیاں سامنے تھیں مگر ہم ان سے) بے خبر ہی رہے اور ہم ظلم کرتے رہے یعنی حقوق سے انکار کر کے زیادتیاں اور بے انصافیاں اور انسانوں پر ناحق جبر وتشدد کرنے کے مجرم بنتے رہے۔

اِنَّکُمۡ وَ مَا تَعۡبُدُوۡنَ مِنۡ دُوۡنِ اللّٰہِ حَصَبُ جَہَنَّمَ ؕ اَنۡتُمۡ لَہَا وٰرِدُوۡنَ ﴿۹۸﴾

98-اس بات میں کسی شک وشبہ کی گنجائش ہی نہیں ہے کہ تمہیں اور (تمہارے ان معبودوں کو) جن کو تم نے اللہ کو چھوڑ کر اپنی پرستش واطاعت کا مرکز بنا رکھا تھا، جہنم کا ایندھن بنا دیا جائے گا۔ (تب ان سے کہہ دیا جائے گا کہ یہ ہے وہ جہنم) جس میں تم جانیوالے ہو۔

لَوۡ کَانَ ہٰۤؤُلَآءِ اٰلِـہَۃً مَّا وَرَدُوۡہَا ؕ وَ کُلٌّ فِیۡہَا خٰلِدُوۡنَ ﴿۹۹﴾

99-(اور پھر کہا جائے گا کہ) اگر یہ واقعی معبود ہوتے تو اس میں (یعنی جہنم میں) داخل نہ ہوتے، جہاں اب انہیں ہمیشہ کے لئے رہنا ہوگا۔

لَہُمۡ فِیۡہَا زَفِیۡرٌ وَّ ہُمۡ فِیۡہَا لَا یَسۡمَعُوۡنَ ﴿۱۰۰﴾

100-اس میں ان کی چیخ وپکار (اس قدر شدید ہوگی کہ) انہیں کان پڑی آواز سنائی نہیں دے گی۔

اِنَّ الَّذِیۡنَ سَبَقَتۡ لَہُمۡ مِّنَّا الۡحُسۡنٰۤی ۙ اُولٰٓئِکَ عَنۡہَا مُبۡعَدُوۡنَ ﴿۱۰۱﴾ۙ

101-(ان کے برعکس، اپنے اعمال کی بدولت) جو لوگ حسین زندگی کے مستحق قرار پا چکے ہوں گے، انہیں اس (عذاب) سے دُور رکھا جائے گا۔

لَا يَسۡمَعُوۡنَ حَسِيۡسَهَا ۚ وَهُمۡ فِىۡ مَا اشۡتَهَتۡ اَنۡفُسُهُمۡ خٰلِدُوۡنَ ۚ‏

102-(اتنی دُور رکھا جائے گا کہ) وہ اس کی آہٹ تک نہ سن سکیں گے۔ان کی تمام دلی آرزوئیں پوری ہوں گی۔(اور وہ اس کیفیت میں) ہمیشہ رہیں گے۔

لَا يَحۡزُنُهُمُ الۡفَزَعُ الۡاَكۡبَرُ وَتَتَلَقّٰٮهُمُ الۡمَلٰٓـئِكَةُ ؕ هٰذَا يَوۡمُكُمُ الَّذِىۡ كُنۡتُمۡ تُوۡعَدُوۡنَ‏

103-(اور اگر چہ وہ وقت) انتہائی گھبراہٹ کا ہوگا، لیکن انہیں وہ بھی غمگین نہ کر سکے گا۔اور ملائیکہ ان کے (استقبال) کے لئے انہیں لینے آئیں گے۔(اور ان سے کہا جائے گا کہ) یہ ہے وہ دن جس کا تم سے وعدہ کیا جاتا تھا (کہ وہ آکر رہے گا)۔

يَوۡمَ نَطۡوِى السَّمَآءَ كَطَىِّ السِّجِلِّ لِلۡكُتُبِ‌ ؕ كَمَا بَدَاۡنَاۤ اَوَّلَ خَلۡقٍ نُّعِيۡدُهٗ‌ ؕ وَعۡدًا عَلَيۡنَا‌ ؕ اِنَّا كُنَّا فٰعِلِيۡنَ‏

104-(یاد رکھو، یہ وہ دن ہوگا) جس دن ہم آسمان کو یوں لپیٹ دیں گے جیسے تحریر شدہ کسی ورق کو (رول کر کے) لپیٹ دیا جاتا ہے۔اور جس طرح یہ پہلے نہیں تھا اور ہم اسے وجود میں لے آئے، اُسی طرح اسے پھر اسی حالت میں واپس لے جائیں گے (یعنی وہ حالت کہ جب یہ نہیں تھا)۔یہ ہمارا وعدہ ہے اور بلاشبہ ہم اس وعدے کو لازماً پورا کریں گے۔

وَلَـقَدۡ كَتَبۡنَا فِى الزَّبُوۡرِ مِنۡۢ بَعۡدِ الذِّكۡرِ اَنَّ الۡاَرۡضَ يَرِثُهَا عِبَادِىَ الصّٰلِحُوۡنَ‏

105- تحقیق کرنے والے جانتے ہیں کہ زبُور میں تعلیم و آگاہی دینے کے بعد ہم نے یہ بنیادی قانون درج کر دیا تھا کہ زمین کے وارث (اگر) ہمارے وہ اطاعت گزار انسان ہوں گے جو سنورنے سنوارنے کی جدوجہد میں مصروف رہنے والے ہوں گے (تو زمین پر انسانوں کی زندگی اطمینان سے لبریز اور حسین و جمیل ہو جائے گی)۔

اِنَّ فِىۡ هٰذَا لَبَلٰغًا لِّقَوۡمٍ عٰبِدِيۡنَ ؕ‏

106-اور بلاشبہ یہ ہے وہ (مقصد) جو اس قوم کو پہنچا دینا ہوگا جس نے اللہ کو اپنی پرستش و اطاعت کا مرکز بنا رکھا ہے (کہ وہ اس مقصد کی تکمیل کے لئے جدوجہد کرتی رہے)۔

وَمَاۤ اَرۡسَلۡنٰكَ اِلَّا رَحۡمَةً لِّـلۡعٰلَمِيۡنَ‏

107-(اس لئے اے محمدؐ، ان سارے احکام و قوانین کی آگاہی کے لئے) ہم نے خاص کر تمہیں سارے عالمین کے لئے رحمت بنا کر بھیجا ہے (یعنی تمہیں وہ کمال عطا کیا گیا ہے کہ تم اقوامِ عالم کی قدم بہ قدم مدد و رہنمائی کرتے ہوئے انہیں ان کے کمال تک لے جاؤ)۔

قُلۡ اِنَّمَا يُوۡحٰۤى اِلَىَّ اَنَّمَاۤ اِلٰهُكُمۡ اِلٰـهٌ وَّاحِدٌ‌ ۚ فَهَلۡ اَنۡتُمۡ مُّسۡلِمُوۡنَ‏

108-(لہٰذا) ان سے کہہ دو! (کہ میری تعلیم کا لبِ لباب) جو مجھے وحی کے ذریعے بتلایا گیا ہے، وہ اس کے سوا نہیں کہ تمہارا معبود صرف اللہ واحد ہے۔ (چنانچہ اب یہ فیصلہ کرنا تمہارا اختیار ہے کہ) کیا تم مسلمان ہوتے ہو؟ (یعنی کیا تم اللہ کے احکام وقوانین کی اطاعت اختیار کرتے ہو یا نہیں)۔

فَإِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ آذَنْتُكُمْ عَلَىٰ سَوَاءٍ ۖ وَإِنْ أَدْرِي أَقَرِيبٌ أَمْ بَعِيدٌ مَا تُوعَدُونَ ﴿١٠٩﴾

109-پھر اگر یہ اس سے منہ پھیر لیں تو کہہ دو کہ میں نے تمہیں اعلانیہ (صحیح اور غلط راہ کے بارے میں) یکساں طور پر آگاہ کر دیا ہے (ماننا نہ ماننا تمہارے اپنے اختیار کی بات ہے، 18/29)۔ (رہی تمہاری یہ بات کہ جس قیامت کا وعدہ کیا گیا ہے وہ کب پورا ہوگا) تو میں نہیں جانتا جو تم سے وعدہ کیا گیا ہے کہ وہ (قیامت) قریب ہے یا دُور۔

إِنَّهُ يَعْلَمُ الْجَهْرَ مِنَ الْقَوْلِ وَيَعْلَمُ مَا تَكْتُمُونَ ﴿١١٠﴾

110-بلاشبہ (اللہ تو) وہ ہے جو ہر بات کو جانتا ہے چاہے اسے بلند آواز میں کیا جائے یا تم اسے چھپا کر کرو۔

وَإِنْ أَدْرِي لَعَلَّهُ فِتْنَةٌ لَكُمْ وَمَتَاعٌ إِلَىٰ حِينٍ ﴿١١١﴾

111-اور (اے رسولؐ ان سے یہ بھی کہہ دو کہ اگر قیامت میں یا عذاب کے آنے میں ابھی کچھ دیر ہے تو) مجھے اس کا علم نہیں کہ کیا یہ (تاخیر) تمہارے لئے آزمائش ہے؟ (یعنی یہ کہ کیا) اس سے تمہیں ایک مدت تک کے لئے فائدہ پہنچنا درکار ہے (کہ اس دوران چاہے تو تم اچھے بن جاؤ یا چاہے تو تم بُرے بن جاؤ یا اس کا مقصد کچھ اور ہے)۔

قُلْ رَبِّ احْكُمْ بِالْحَقِّ ۗ وَرَبُّنَا الرَّحْمَٰنُ الْمُسْتَعَانُ عَلَىٰ مَا تَصِفُونَ ﴿١١٢﴾

ع 7 19 7 — النصف

112-(پھر وہ وقت بھی آیا کہ جب رسولؐ نے) التجا کی! کہ اے میرے رب! (جو تیرا پیغام ہوتا ہے وہ میں انہیں پہنچا دیتا ہوں۔ اب تُو مجھ میں اور ان لوگوں میں) حق کے ساتھ فیصلہ کر دے (کہ کون سچ پر اور درست راہ پر ہے۔ اس کے بعد قوم سے کہا کہ) ہمارا رب وہ ہے جو رحمٰن ہے یعنی جو سنورنے والوں کی مرحلہ وار مدد و راہنمائی کرتے ہوئے انہیں ان کے کمال تک لے جانے والا ہے۔ لہٰذا، جو باتیں تم بیان کرتے ہو (جو کہ شرک اور تصادم کو جانے والی ہیں تو ان کا مقابلہ کرنے کے لئے میں) اسی سے مدد طلب کرتا ہوں۔